

606 - قرآن کریم میں ضمیر " نحن " کے استعمال کا معنی -

سوال

قرآن کریم کی بہت سی آیات میں لفظ " نحن " کیوں استعمال ہوا ہے ؟
غیرمسلمین میں سے بہت سے یہ کہتے ہیں کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام کی طرف اشارہ ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

عربی کا اسلوب ہے کہ اگر شخص اپنے آپ کو ضمیر " نحن " سے تعبیر کرتا ہے جو کہ بطور تعظیم ہے ، اور اپنے آپ کو ضمیر متکلم " انا " سے جو کہ مفرد پر دلالت کرتی ہے ذکر کرتا ہے اور غائب کی ضمیر " هو " کے ساتھ بھی ذکر کرسکتاہے ، اور یہ تینوں اسلوب قرآن کریم میں بھی وارد ہیں ، اور اللہ تعالیٰ قوم عرب کو ان کی زبان ولغت میں مخاطب کرتا ہے -

فتاویٰ اللجنة الدائمة جلد نمبر 4 / 143

تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ بعض اوقات اپنے آپ کو صیغہ مفرد ظاہر یا غائب کے ساتھ ذکر کرتے ہیں اور بعض اوقات جمع کے صیغہ کے ساتھ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : **ہم نے آپ کو فتح میں عطا فرمائے** اور اسی طرح اور بھی کئی ایک فرما میں ہیں -

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے آپ کو تثنیہ کے صیغہ کے ساتھ کبھی بھی ذکر نہیں کیا ، اس لئے کہ جمع کا صیغہ اس تعظیم کا متقاضی ہے جس کا وہ مستحق ہے ، اور بعض اوقات اسماء کے معانی پر بھی دلالت کرے ، لیکن تثنیہ کا صیغہ عدد محصور پر دلالت کرتا ہے ، اور اللہ تعالیٰ اس سے مقدس اور منزہ ہے - اھ

دیکھیں العقيدة التدمرية ص 75 : تالیف شیخ الاسلام ابن تیمیہ

اور لفظ " انا " اور " نحن " اور جمع کے دوسرے صیغوں کے ساتھ کبھی تو شخص ان الفاظ کے ساتھ اپنی جماعت کے متعلق بات کرتا ہے ، اور کبھی عظمت وجلال والا اکیلا ہی ان کے ساتھ بات کرتا ہے ، جیسا کہ بعض بادشاہ اور حکمران کوئی فرمان جاری کرتے ہیں تو یہ کہتے ہیں ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے وغیرہ ، حالانکہ وہ تو صرف ایک ہی شخص ہے صرف اس نے بطور تعظیم یہ الفاظ استعمال کئے ہیں -

تو ہر ایک سے زیادہ تعظیم کا حق دار تو اللہ وحدہ لا شریک ہے توجب اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی کتاب عظیم قرآن مجید میں "انا" اور نحن" کا لفظ استعمال کرتا ہے تو یہ بطور تعظیم ہے ناکہ تعدد ، تو اگر اس طرح کی کسی آیت پر کسی شخص کو اشکال پیش آئے یا اس پر مشابہ ہو جائے تو اسے چاہئے کہ وہ اس کی تفسیر کے لئے اسے محکم آیات پر لوٹائے ۔

اگر کوئی عیسائی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان بیشک ہم نے ذکر کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں سے تعدد کا استدلال کرے یا اس طرح کو کسی دوسری آیت سے تو ہم اس کا رد محکم آیات سے رد کریں گے ، مثلاً اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے : اور تمہارا اللہ اور معبود ایک اللہ ہی ہے ، اس اللہ کے علاوہ معبود برحق کوئی نہیں وہ رحمن و رحیم ہے

اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے :

کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہی ہے اور اس طرح کی دوسری آیات جو کہ صرف ایک ہی معنی رکھتی ہیں ان میں دوسرے معنی کا احتمال ہی نہیں ، تو جو حق تلاش کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اس سے شک اور التباس زائل ہو جائے گا ۔

اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے جتنے بھی اپنے متعلق جمع کے صیغے ذکر فرمائے ہیں وہ اس عظمت پر مبنی ہیں جس کا وہ اللہ تبارک وتعالیٰ مستحق ہے اور اس کے کثرت اسماء و صفات اور کثرت جنود اور اس کے فرشتوں کی کثرت کی وجہ سے بھی ۔ دیکھیں العقیدۃ التدمریۃ ص 109 تالیف شیخ الاسلام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ ۔

واللہ تعالیٰ اعلم ۔